Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۲۲۹

[illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۳ احسان ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۳ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۳۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ احسان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے. آمین

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ افریقہ و فجی حال مقیم لاہور دو اڑھائی ماہ سے بیمار ہیں ان کے مثانہ کا اپریشن ہؤا تھا جس کے بعد ابھی تک تکلیف پوری طرح دُور نہیں ہوئی ۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے ۔ آمین

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس اِس سال انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ جون سے ۱۱ جولائی تک لگائی جا رہی ہے تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ بچیوں کو اس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں ۔ مڈل سے کم پڑھی ہوئی لڑکیوں کو نہ بھجوائیں ان کے لئے چلنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ اِس سال رہائش کی دقتیں ہیں اور زیرِ تعمیر مہمان خانہ ابھی مکمل نہیں ہؤا اِس لئے آنے والی لڑکیوں کا انتظام احبابِ جماعت دو ہفتے کے لئے اپنے رشتہ داروں کے گھر کر لیں ۔ انتہائی مجبوری ہیں جس کا کوئی عزیز ربوہ میں نہ ہو اس کو دفتر لجنہ میں ٹھہرا لیا جائے گا لیکن بہت قلیل تعداد میں ۔ لجنات بچیوں کے آنے سے پہلے یہ اطلاع دے دیں کہ کتنی بچیاں آ رہی ہیں اور کہاں کہاں ٹھہر رہی ہیں تا کہ کلاس میں ان کی نگرانی کی جا سکے ۔

قائدین خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ چندہ مجلس کی وصولی کی طرف توجہ فرماویں اور جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائیں

(مہتمم مال)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی محبت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جاوے

اگر ایسے تعلق میں انسان مر بھی جاوے تو بڑا ہی خوش قسمت ہے

"دیکھو ایمان جیسی کوئی چیز نہیں ۔ ایمان سے عرفان کا پھل پیدا ہوتا ہے ۔ ایمان تو مجاہدہ اور کوشش کو چاہتا ہے اور عرفان خدا تعالیٰ کی موہبت اور انعام ہوتا ہے ۔ عرفان سے مراد کشوف اور الہامات جو ہر قسم کی شیطانی آمیزش اور ظلمت کی ملونی سے مبرّا ہوں اور نور اور خدا کی طرف سے ایک شوکت کے ساتھ ہوں وہ مراد ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی طرف سے موہبت اور انعام ہوتا ہے ۔ یہ چیز کچھ کسبی چیز نہیں مگر ایمان کسبی چیز ہوتا ہے ۔ اسی واسطے اوامر ہیں کہ یہ کرو ۔ غرض ہزاروں احکام ہیں اور ہزاروں نواہی ہیں ان پر پوری طرح سے کاربند ہونا ایمان ہے ۔

ایمان ایک خدمت ہے جو ہم بجا لاتے ہیں اور عرفان اس پر ایک انعام اور موہبت ہے ۔ انسان کو چاہیئے کہ خدمت کئے جاوے آگے انعام دینا خدا کا کام ہے ۔ یہ مومن کی شان سے بعید ہونا چاہیئے کہ وہ اس انعام کے واسطے خدمت کرے ۔

ذاتی محبت ہو خواہ کشوف و الہامات نہ ہوں ۔ مکاشفات اور الہامات کے ابواب کے کھلنے کے واسطے جلدی نہ کرنی چاہیئے ۔ اگر تمام عمر بھی کشوف و الہامات نہ ہوں تو گھبرانا نہ چاہیئے ۔ اگر یہ معلوم کر لو کہ تم میں ایک عاشق صادق کی سی محبت ہے ۔ جس طرح وہ اس کے ہجر میں اس کے فراق میں بھوکا مرتا ہے ، پیاس سہتا ہے ، نہ کھانے کا ہوش ہے نہ پانی کی پروا ۔ نہ اپنے تن بدن کی کچھ خبر ۔ اسی طرح تم بھی خدا کی محبت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جاوے ۔ پھر اگر ایسے تعلق میں انسان مر بھی جاوے تو بڑا ہی خوش قسمت ہے ۔ ہمیں تو ذاتی محبت سے کام ہے نہ کشوف سے غرض نہ الہام کی پروا ۔ دیکھو ایک شرابی شراب کے جام کے جام پیتا ہے اور لذت اُٹھاتا ہے ۔ اسی طرح تم اس کی ذاتی محبت کے جام بھر بھر کر پیو ۔ جس طرح وہ دریا نوش ہوتا ہے اسی طرح تم بھی کبھی سیر نہ ہونے والے بنو ۔ جب تک انسان اس امر کو محسوس نہ کر لے کہ مَیں محبت کے ایسے درجہ کو پہنچ گیا ہوں کہ اب عاشق کہلا سکوں تب تک پیچھے ہرگز نہ ہٹے قدم آگے ہی آگے رکھتا جاوے ۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ / احسان ۱۳۵۶ ھش
۱۳ / جون ۱۹۷۷ء

گناہوں کے دور کرنے کا حتمی اور یقینی علاج

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام غلبۂ اسلام کی غرض سے منجانب اللہ ایسے وقت میں مبعوث کئے گئے تھے کہ جب دنیا میں ہر طرف گناہوں کا ایک سیلاب آیا ہوا تھا۔ آپ نے گناہوں کے اس سیلاب کا سبب یہ بیان فرمایا کہ لوگ زبانی دعویٰ ایمان کے باوجود حقیقی ایمان باللہ سے عاری ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حقیقی ایمان باللہ اور گناہ میں باہم عداوت ہے، یہ دونوں ایک جگہ جمع ہو ہی نہیں سکتے۔ چنانچہ لوگوں کو گناہوں سے نجات دلانے کے لئے آپ نے انہیں از سر نو حقیقی ایمان باللہ سے مالا مال کیا اور واضح فرمایا کہ حقیقی ایمان باللہ کی علامت یہ ہے کہ اس کے زیر اثر انسان سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے کرتا ہے اور جو بھی اللہ سے سچی محبت کا تعلق استوار کرتا ہے اللہ اسے اپنی غیر معمولی برکات سے ضرور نوازتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کی ایک غرض ہی یہ بیان فرمائی کہ آپ لوگوں کو حقیقی ایمان باللہ کے وصف سے متصف کرنا چاہتے ہیں یعنی ایسے ایمان باللہ سے جس کے زیر اثر لوگ اللہ سے سچی محبت کرنے لگیں اور اس طرح آسمانی برکات سے حصہ پائیں۔ چنانچہ آپ نے نہایت ہی پُر درد اور پُر سوز اور غایت درجہ پُر اثر الفاظ میں اپنی بعثت کی اس غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا! اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔"

(اربعین نمبر ۱ صفحہ ۲، ۳)

حضور علیہ السلام نے اس پُر درد و پُر سوز اور نہایت درجہ پُر اثر اعلان میں اپنی بعثت کی بنیادی غرض لوگوں کو حقیقی ایمان باللہ سے مالا مال کرنا بتائی ہے اور حقیقی ایمان باللہ کی دو ایسی نشانیاں بیان فرمائی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ ان میں سے پہلی علامت یہ ہے کہ حقیقی ایمان باللہ کے زیر اثر بندے کا سچی محبت کے ساتھ اپنے رب کے ساتھ تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر دوسری علامت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ آسمانی برکات اس پر نازل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ جب تک کسی میں یہ دو علامتیں نہ پائی جائیں اس کا ایمان باللہ زبانی اقرار تک محدود ہونے کے باعث حقیقت سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ محبت الٰہی کے نتیجہ میں برکات کا نزول اس لئے ہوتا ہے کہ ایسا انسان نہ صرف یہ کہ گناہوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتا بلکہ اعمال صالحہ بجا لانے میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ گناہوں سے نجات پانے کا حقیقی ذریعہ محبت الٰہی ہے یعنی جو شخص بھی گناہوں سے پاک ہونا اور ہمیشہ پاک رہنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ محبت الٰہی کے وصف سے اپنے آپ کو اس طرح متصف کرے کہ ماسوی اللہ کی محبت اس کے دل سے ہمیشہ ہمیش کے لئے رخصت ہو جائے۔ جب تک ماسوی اللہ کی محبت سے دل خالی نہیں ہوتا اس وقت تک گناہ کا امکان کالعدم نہیں ہوتا۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق کو گناہوں کے دور ہونے اور ان سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہونے کا حتمی اور یقینی علاج قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

"گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا کی اطاعت اور خدا کی پُر جوش محبت اور محبانہ یاد الٰہی سے محروم و بے نصیب ہو اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے۔ یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہوتا ہے۔ پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے۔ سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانون قدرت میں تین طور سے ہے (۱) محبت (۲) استغفار جس کے معنے ہیں دبانے اور ڈھانکنے کے کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔ (۳) تیسرا علاج توبہ ہے یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا .... چونکہ گناہ کی خشکی بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اس خشکی کو دور کرنے کے لئے سیدھا علاج (خدا تعالیٰ کے ساتھ) مستحکم تعلق ہے ....

غرض گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے۔ لہٰذا وہ تمام اعمال صالحہ جو محبت اور عشق کے سرچشمہ سے نکلتے ہیں گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں کیونکہ انسان خدا کے لئے نیک کام کرکے اپنی محبت پر مہر لگاتا ہے۔ خدا کو اس طرح پر مان لینا کہ اس کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھنا یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی۔ یہ وہ پہلا مرتبہ محبت ہے (باقی صفحہ ۵ پر)

شکریہ اور دعا

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

میری ہمشیرہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے وصال پر بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت اور بہنوں کے تعزیت کے تار اور خط موصول ہوئے ہیں۔ نیز جماعتوں اور لجنات کی طرف سے تعزیت کی قراردادیں وصول ہوئی ہیں۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں اس لئے فرداً فرداً ہر ایک کو جواب دینا مشکل ہے اس اعلان کے ذریعہ میں سب بھائیوں بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ہمارے اس غم میں انہوں نے خود آکر یا تاروں اور خطوں سے اپنے خلوص کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میرا دل ان سب کے لئے تشکر کے جذبات سے لبریز ہے اور میں ان کے لئے دعا کرتی ہوں۔

یہ محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کی برکت ہے کہ آپ کی وجہ سے ساری جماعت کے احباب ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں اور آپ کی محبت میں ہمارے غم کو وہ اپنا غم سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اس تعلق اور محبت کو قائم رکھے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا کی وہ روایات جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خصوصاً آپ کی گھریلو باتیں جو عورتوں کے جلسوں میں یا اپنے مضامین میں بیان کیں ایک بہت بڑا سرمایہ جماعت کے لئے ہیں ان کو پڑھ کر یا سن کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ زمانہ سامنے آگیا ہے۔ یہ آپ کا بہت بڑا احسان جماعت پر ہے۔

احباب جماعت اور خواتین پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کی تربیت بھی اس رنگ میں کریں کہ ان کے اندر وہی محبت، ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا ہو جو ان کے بزرگوں میں تھا۔ بہت کم صحابہ اب باقی رہ گئے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ دیکھا اور آپ سے فیض پایا۔ ان کے رنگ میں اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو رنگین کرنا، وہی جوش۔ اخلاص۔ محبت اور خدمت کا جذبہ پیدا کرنا آپ کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

اپنے بہن بھائیوں میں سے میں اب اکیلی رہ گئی ہوں۔ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار
امۃ الحفیظ بیگم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں

افغانستان کے ایک قدیم فرقے کی کہانی اباکیجی کی زبانی

"احادیث المسیح" نامی ایک کتاب کا انکشاف

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب - لاہور)

افغانستان میں ہرات کے قرب و جوار میں "عیسیٰ بن مریم" کے پیروؤں کے نام سے ایک قدیم عیسائی فرقہ آباد ہے جو بالعموم طور پر مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ:-

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے۔
- اپنے دوستوں کے پاس ایک مدت تک مخفی رہے۔
- پھر وہ کنعان سے ہجرت کر کے ہندوستان میں آ گئے۔
- کشمیر میں آ کر بس گئے۔
- "یوز آسف" حضرت مسیح علیہ السلام ہی کا نام ہے۔
- حضرت مسیح سے لے کر (اس فرقہ کے موجودہ سربراہ) اباکیجی تک ساٹھ پشتیں گزر چکی ہیں۔
- اناجیل میں حضرت مسیح کی ادھوری زندگی پیش کی گئی ہے۔ اس فرقہ کے پاس حیات مسیح کا مکمل ریکارڈ ہے۔
- اس سلسلہ کی مقدس کتاب مکمل زندگی کی آئینہ دار ہے جو کہ سلسلہ کی تحویل میں ہے۔
- ایک زمانہ آئے گا کہ مسیح کے بارے میں ساری سچائی منکشف ہو گی۔ اس وقت یہ فرقہ کھل کر دنیا کے سامنے آ جائے گا اور لوگ آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں گے۔ اور کہ
- حضرت مسیح کا نام "عیسیٰ بن مریم ناصری کشمیری" ہے۔

درویشوں کے درمیان

اس عجیب و غریب فرقہ کے حالات ایک سیاح میکائیل برک (MICHAEL BURKE) نے فرقہ کے سردار اور اسرائیلیات کے متبحر عالم اباکیجی کی زبانی بیان کئے ہیں۔ یہ سیاح حجاز، شام، ایران، ترکی، پاکستان، کافرستان اور افغانستان میں گھومتا رہا۔ مکہ معظمہ میں وہ اپنے عمر میکائیل کے نام سے داخل ہوا۔ مناسک حج کے چشم دید حالات اس نے قلمبند کئے ہیں۔ اس کا مرتب کردہ سیاحت نامہ "بلیک ووڈ" میگزین میں شائع ہوتا رہا اور ۱۹۷۳ء میں کتابی شکل میں اشاعت پذیر ہوا۔

اس کتاب کا نام "AMONG THE DERVISHES" یعنی "درویشوں کے درمیان" اور اسے "OCTAGON PRESS LTD LONDON" نے شائع کیا ہے۔

پیروان مسیح

اس کتاب کے آٹھویں باب میں "پیروان مسیح" کے عنوان سے اس فرقہ کے حالات پیش کئے گئے ہیں۔ "میکائیل برک" کے اس سیاحت نامے کے بعض اقتباس ملاحظہ ہوں:-

۱- "اس فرقہ کے لوگ مانتے ہیں کہ یسوع صلیب سے بچائے گئے۔ اپنے دوستوں کے پاس مخفی ہو گئے۔ انہوں نے انہیں ہندوستان کی طرف بھاگ جانے میں پوری مدد دی۔ ہندوستان میں وہ اس سے پہلے جوانی کے دنوں میں رہ چکے تھے۔ وہ ہند میں پہنچے اور کشمیر میں آباد ہو گئے۔ کشمیر میں پرانے زمانے کے ایک ہادی کو "یوز آسف" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ یسوع ہی کا نام ہے۔ یہ فرقہ حیات مسیح کے اس مبینہ زمانے سے وابستہ ہونے کا مدعی ہے۔"

۲- "اس فرقہ کے لوگ افغانستان کے مغربی علاقہ میں جس کا مرکز ہرات ہے بہت سے دیہات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ غزنی میں عبد اللہ انصار نامی ایک ولی اللہ کا مشہور مزار ہے جس پر ہندوستان کے بعض بادشاہ بھی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے رہے ہیں۔ غزنی میں اس فرقہ کے افراد کی تعداد کم و بیش ایک ہزار ہے۔ ان کا سربراہ "اباکیجی" ایک متبحر عالم ہے۔ نہ صرف اپنے صحیفوں کا واقف بلکہ یہودی صحائف سے بھی باخبر۔ اسے حضرت عیسیٰ کے ان خلفاء کے نسب نامے ازبر ہیں جو ساٹھ پشتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نے بتایا کہ:-

"عیسیٰ بن مریم ناصری کشمیری سے لے کر آج تک ساٹھ پشتیں گزر چکی ہیں۔ ان کے سلسلہ میں ہر زمانہ میں ایک معلم ان کا جانشین ہوا ہے۔"

۳- "اس فرقہ کا ایک عجیب و غریب عقیدہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اپنے لوگوں کو بچانے کے لئے حضرت مسیح حقیقتاً مر گئے تھے لیکن یہ موت بعثت سے بہت پہلے ہوئی تھی۔ اس موت کے تجربہ میں وہ خدا سے ملے اور اس نے انہیں مقدس مشن پر دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا تاکہ وہ ان لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں جو کہ محبت اور سچائی کے جویا نہیں ہیں" — یہ عقیدہ دراصل ملاء اعلیٰ میں "یوز آسف" کی کشفی سیر کا بگاڑ ہے جس کا ذکر "صحیفہ یوز آسف" کے آخری ورق پر ہے۔"

۴- "اس فرقہ کے پاس ایک مقدس کتاب ہے جس کا نام "احادیث المسیح" ہے۔ وہ نئے عہد نامہ کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہماری کتاب حدیث دراصل نیا عہد نامہ ہے۔ اناجیل میں مکمل صداقت نہیں ہے بلکہ صرف اس کا ایک حصہ ہے۔ ان کو ترتیب دینے والے ایسے لوگ تھے جو کہ اپنے آقا کی تعلیمات سے کما حقہٗ واقف نہیں تھے۔"

۵- "اس فرقہ کے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ وہ دن آنے والا ہے کہ حضرت مسیح کے بارے میں پوری صداقت منکشف ہو گی۔ جب یہ زمانہ آئے گا تو اس فرقہ کے لوگ کھل کر سامنے آ جائیں گے اور ایمان کی اس نہج کے مطابق دعوت دیں گے جس کے نتیجہ میں مرد اور عورتیں آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں گی۔"

۶- "اباکیجی بڑی میٹھی فارسی بولتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا:-

"میرے بیٹے! آج کے عیسائی اصل کہانی کے صرف ایک حصے کو دہراتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح کے اصل پیغام کو مکمل طور پر نظر انداز کر چکے ہیں۔ ہمیں ہمارے آقا سے صحیح حالات پہنچے اس کی وساطت سے ہم بچائے جائیں گے اور اس کے مشن کو پایۂ تکمیل پہنچائیں گے جس کو تم بائیبل کہتے ہو اس میں کچھ واقعات صحیح ہیں۔ لیکن بہت سا حصہ بناوٹی، ظنی باتوں اور بے دلیل استدلال پر مبنی ہے۔

آپ کے پاس حضرت مسیح کی ساری زندگی کے حالات محفوظ نہیں ہیں۔ ہمیں اس کی زبانی ان حالات کا علم ہوا جو کہ صلیب کے بعد تیس سالہ زندگی کے حالات ہیں۔ آپ کے پاس واقعہ صلیب تک کے حالات ہیں۔ عیسیٰ اس کے بعد بھی تو زندہ رہے۔ مکمل حالات ہمیں خود حضرت عیسیٰ کی زبانی معلوم ہوئے۔"

۷- "فی الجملہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ نے نیکی، تقویٰ اور قربانیوں کے طفیل خدا کے بیٹے کا درجہ حاصل کیا۔ پس اس کا مرتبہ ایک مقدس انسان سے زیادہ نہیں ہے۔ وہ یوحنا اصطباغ دینے والے کے بعد مبعوث ہوا۔ یوحنا نے خود اعلیٰ درجہ کے روحانی مقام کو حاصل کیا جو کہ اپنے زمانہ میں سب سے اونچا تھا۔ یوحنا پانی سے بپتسمہ دیتا تھا یسوع نے روح اور آگ سے بپتسمہ دیا۔ روحانیت کے تین مدارج ہیں۔ "بپتسمہ" پہلا درجہ ہے — دوسرا روح القدس کا نزول اور تیسرا خدا کی بادشاہی — ان تین مدارج سے گزر کر ہی انسانی نوع مکمل ہوتا ہے۔"

بعض رسومات

کتاب میں اس فرقہ کی بعض رسومات کا بھی ذکر ہے مثلاً "عشائے ربانی" کی رسم قرب خداوندی کی علامت کے طور پر جس میں روٹی اور شراب استعمال کرتے ہیں۔ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلقہ میں والہانہ رقص ہے کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ یہ ابتدائی عیسائیوں کا طریق عبادت ہے۔ اب اس کے آداب بھول گئے اسلئے متروک ہے۔ اس فرقہ کے درویش کوئی نہ کوئی پیشہ ضرور رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نے ہمیں یہ تعلیم دی تھی کہ دنیا میں کوئی نہ کوئی "پیشہ" ضرور اختیار کرو معاشرہ پر بوجھ نہ بنو۔ حضرت مسیح خود نجار تھے اور چوپان بھی۔

الغرض اس سیاحت نامے میں بڑی دلچسپ باتیں ہیں۔ "کسرِ صلیب" کے سامان ہیں۔ کاش افغانستان کے اہل علم اس کی طرف متوجہ ہوں اور اس فرقہ کی کتاب حاصل کر کے اُسے حسنِ اشاعت سے سنوار نکھار کر منظرِ عام پر لایا جائے۔ یہ یقیناً ایک عظیم الشان انکشاف ہے۔

بنی اسرائیل کا قبرستان

میکائیل برک جن ایام میں اباکیبی سے باتیں کر رہا تھا اس سے کچھ ہی سال پہلے افغانستان میں علاقہ غور میں ایک قبرستان دریافت ہوا۔ یہ قبرستان بنی اسرائیل کی نوآبادی کا حصہ ہے۔ بیشتر الواحِ مزار علماء اہلِ کتاب کی ہیں۔ فرانسیسی ماہرین آثارِ قدیمہ نے برآمد کئے۔ دو درجن کے قریب پتھر کے الواح ملے ہیں جن پر متوفی کا نام بائیبل کی بعض آیات کے ٹکڑے اور سنِ وفات درج ہے۔ یہ قبرستان عہدِ وسطیٰ کا ہے۔ اس انکشاف کے پیشِ نظر روما کے جرنل "ایسٹ اینڈ ویسٹ" نے یہ نتیجہ نکالا ہے:۔

"افغانستان کے یہودی قدیم زمانے میں یہاں آباد ہوئے تھے وادیٔ غور میں ان کی نوآبادی کے آثار بتاتے ہیں کہ ایران اور افغانستان میں یہودیوں کی آبادی ایک ہی زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔" (ایسٹ اینڈ ویسٹ دسمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۲۱۳)

حضرت مسیح رسولاً الیٰ بنی اسرائیل تھے انکی کھوئی ہوئی بھیڑیں زیادہ تر ہندوستان کے شمال مغرب میں آباد تھیں۔ ان کا مشن تھا کہ میں صرف اُن لوگوں کی طرف نہیں بھیجا گیا جو کہ کنعان ہی میں ہیں بلکہ میں نے گم شدہ اسباط کو بھی تلاش کرنا ہے۔ پھر ایک ہی چوپان ہوگا اور ایک ہی گلّہ۔

افغانستان کے اس قدیم فرقہ کا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح کا یہ مخفی مشن ہے جو کہ انکشافِ تامہ کے بعد دنیا کے سامنے آئے گا۔ پھر صداقت کھل جائے گی اور خوب واضح ہو جائے گا کہ کونسی بات سچی ہے۔ ادھوری کہانی یا نامکمل زندگانی؟

(بشکریہ ہفت روزہ "لاہور" ۹ رمئی ۱۹۷۷ء)

دُعائے نعم البدل

خاکسار کے خالہ زاد بھائی شمس الدین صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کا چھوٹا لڑکا عزیزم امتیاز احمد بعمر تقریباً ڈیڑھ سال چند دن بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گیا ہے اِنّا للہ و انا الیہ راجعون۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔ (محمد انوار الحق حلقہ گنج مغلپورہ لاہور)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری بیٹی عزیزہ کوثر پروین شازیہ دو ماہ سے شدید بیمار چلی آرہی ہے۔ عزیزہ نے اس سال میٹرک کا امتحان دینا ہے۔ احبابِ جماعت سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد یوسف پروفیسر جامعہ احمدیہ "الفردوس" منزل، گولبازار ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم حکیم فقیر احمد خان صاحب قریباً ایک ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ ضعیف العمری بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(عابدہ پروین۔ ٹیچرس گورنمنٹ مڈل سکول نوشہرہ گیٹ شکارپور۔ سندھ)

۳۔ خاکسار کی دادی اماں تین سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج معالجہ کے نتیجہ میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالحمید مبشر۔ خلیل آباد کالونی ضلع کوٹلی، آزاد کشمیر)

۴۔ مکرم ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب محلہ دار النصر شرقی ربوہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احبابِ کرام کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (نور الدین خوشنویس۔ دفتر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

اُذکروا موتاکم بالخیر

ہمارے پیارے ابّا جان مرحوم!

محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب، آف قادیان کے فرزندِ اکبر اور ہمارے پیارے ابّا جان حافظ مبین الحق شمس صاحب بروز اتوار مورخہ ۱۰ اپریل بوقت ڈیڑھ بجے سہ پہر دو ماہ شدید بیمار رہ کر ۶۸ سال کی عمر میں ربوہ میں رحلت فرما گئے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت نیک، مخلص، مہمان نواز اور دعا گو تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہم عمر اور ہم جماعت تھے۔ بچپن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن مجید حفظ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بچپن میں اکٹھے کھیلتے تھے اور اکثر اکٹھے سیر کو جاتے تھے۔ بعض دفعہ ہمارے دادا جان کہیں باہر جاتے تو آپ کو حضرت اماں جانؓ کے پاس چھوڑ جاتے تھے۔ حضرت اماں جانؓ آپ کو اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلایا کرتی تھیں۔

ابتداء میں آپ قادیان ہی میں تعلیم پاتے رہے۔ چھوٹی عمر ہی میں ملازمت شروع کر دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر امرتسر میں ڈرافٹسمین کا کام شروع کیا اور حسنِ کارکردگی کی وجہ سے ترقی کر کے ہیڈ اسسٹنٹ بن گئے۔ جب پاکستان بنا تو کراچی آ گئے۔ اس کے بعد راولپنڈی میں ملازم رہے اور ۱۲ سال تک بڑی محنت اور دیانت سے کام کیا۔ ۶۰ سال کی عمر میں ریٹائر ہو کر ربوہ آ گئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کی۔

ابا جان مرحوم نے اپنی ملازمت کے دوران امرتسر، دہلی، کراچی، راولپنڈی قریباً پینتیس سال گزارے۔ حلقۂ احباب کافی وسیع تھا۔ لباس سادہ پہنتے تھے۔ ملازمت پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے مرکزی محکمہ کی تھی مگر اس کے باوجود رشوت لینے سے ہمیشہ بچتے رہے اور معمولی تنخواہ پر قناعت کی۔

دادا جان مرحوم نے اپنی وفات کے وقت یہ وصیت کی تھی کہ "میرے بعد تم احمدی جنتری شائع کرتے رہنا"۔ چنانچہ مرحوم نے تادمِ حیات اس وصیت پر عمل کیا اور ۱۲ سال تک برابر احمدی جنتری شائع کرتے رہے حتیٰ کہ بیماری کی بھی پرواہ نہ کرتے اور رات گئے تک جنتری کا مسودہ تیار کرتے رہتے۔ اس کے علاوہ دعائیہ سیٹ، درثمین، کلامِ محمود اور علمِ طب مسیح موعودؑ بھی باقاعدہ چھاپتے رہے۔

ابا جان مرحوم نے آخری سفر ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء بغرض شمولیت شادی زکیہ سلطانہ دختر رانا محمد یوسف صاحب بیماری کی حالت میں سرگودھا کا کیا۔ وہاں پر ابا جان نے شیخ عبدالماجد صاحب ابن محترم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ کو وصیت کی کہ آپ میرے بعد احمدی جنتری کے شائع کرنے میں ضرور امداد فرمائیں کیونکہ آپ ہی موزوں ترین ہیں۔ سرگودھا سے واپس آنے کے چند دن بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱۷ یوم تک داخل رہے مگر مرض بڑھتا گیا۔ واپس گھر آ گئے اور گیارہ یوم اپنے بچوں میں بسر کئے۔

آپ اکثر خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو دیکھا کرتے تھے۔ پچھلے سال جب آپ بیمار ہوئے ہیں آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باؤنڈری لائن ہے جس کے ایک حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کھڑے ہیں اور دوسری طرف آپ خود کھڑے ہیں۔ حضورؓ آپ کو فرماتے ہیں مبین ادھر میرے پاس آجاؤ۔ آپ نے کہا حضور ابھی میرا ویزا نہیں آیا جب آئے گا تو آجاؤنگا۔ اس بیماری سے خدا تعالیٰ نے آپ کو شفا عطا فرمائی تھی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے سات بیٹیاں اور تین بیٹے عطا فرمائے۔ چار بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے ۶ نواسیاں اور ۷ نواسے چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی یاسمین حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے سگے خالہ زاد بھائی مرزا نعیم احمد صاحب سے بیاہی ہوئی ہے۔

آخری بیماری میں ہمارے چچا جان (رانا محمد یوسف صاحب) نے آپ کی بہت خدمت کی حتیٰ کہ اپنی ملازمت کی بھی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں اور ہماری والدہ صاحبہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، ہمارا خود کفیل ہو اور ہمارے پیارے ابا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین ثم آمین)۔

نیلوفر شمس و ناصرہ شمس

دار العلوم شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہات تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۳۱۳۵
میں محمد داؤد میاں ولد خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب قوم راجپوت پیشہ وکالت عمر تقریباً ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲.۳.۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
(۱) ایک حصہ مکان مین روڈ لاہور۔ مالیتی ۱۲،۰۰۰/- روپے (۲) ۲/۱۷ حصہ کوٹھی دارالبرکات فیروزپور روڈ لاہور مالیتی ۵۰،۰۰۰/- روپے (۳) پلاٹ رقبہ ۳ مرلہ پرانا شالامار۔ مالیتی ۱۵،۰۰۰/- روپے (۴) گھریلو سامان وغیرہ ۱۰،۰۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت وکالت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: محمد داؤد میاں ایڈووکیٹ نمبر ۲۸۱/۸ فیروزپور روڈ چکیاں P.O. اچھرہ لاہور۔ گواہ شد: میجر چوہدری غلام احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد: عطاء الرحمٰن چغتائی نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔

مسل ۲۳۱۳۶
میں رشیم بی بی زوجہ علی احمد صاحب قوم گھگ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن فتح کلاس ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
(۱) حق مہر ذمہ خاوند ۳۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین سنگر مالیتی ۶۰۰/- روپیہ (۳) زیور وزنی ۵ تولہ مالیتی ۲۷۵۰/- روپے (۴) ایک بھینس قیمتی ۲۰۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: رشیم بی بی زوجہ علی احمد صاحب ساکن فتح کلاس ڈاکخانہ آنبہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد: علی احمد (خاوند موصیہ) فتح کلاس گواہ شد: چوہدری مقصود احمد ولد محمد دین فتح کلاس۔

مسل ۲۳۱۳۷
میں مسرت بیگم زوجہ چوہدری شفقت حیات صاحب قوم تھیم پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:
(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے (۲) نقد بذمہ خاوند ۱۸۰۰/- روپے (۳) زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی ۱۰۰۰/- روپیہ
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: مسرت بیگم زوجہ چوہدری شفقت حیات صاحب محلہ مجید پورہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد: چوہدری شفقت حیات (خاوند موصیہ) حافظ آباد۔
گواہ شد: غلام احمد ولد نور علی صاحب۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

اداریہ بقیہ صفحہ ۲

جو درخت کی اس حالت کے مشابہ ہے جبکہ وہ زمین میں لگایا جاتا ہے اور پھر دوسرا مرتبہ استغفار (ہے) جس سے یہ مطلب ہے کہ خدا سے الگ ہو کر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے۔ اور یہ مرتبہ درخت کی اُس حالت کے مشابہ ہے جبکہ وہ زور کرکے پورے طور پر اپنی جڑ زمین میں قائم کرلیتا ہے اور پھر تیسرا مرتبہ توبہ (ہے) جو اس حالت کے مشابہ ہے کہ جب درخت اپنی جڑیں پانی سے قریب کرکے بچہ کی طرح اس کو چوستا ہے۔ غرض گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خدا سے جدا ہو کر پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کو دور کرنا خدا کے تعلق سے وابستہ ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ ص۲ تا ص۴)

الغرض گناہوں کے دور کرنے کا حتمی اور یقینی علاج سچی محبت کے ساتھ خدا سے تعلق استوار کرنا ہے۔ یہ تعلق محبت، استغفار اور توبہ کے تین مدارج میں سے گزر کر استحکام پکڑتا اور اپنے کمال کو پہنچتا ہے اور انسان ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہو جاتا ہے جس پر شیطان حملہ آور نہیں ہو سکتا۔

مسل ۲۳۱۳۸
میں عصمت بیگم زوجہ میر محمد الدین صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- (۱) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین پرانی مالیتی ۳۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: عصمت بیگم زوجہ میر محمد الدین صاحب محلہ دارالبرکات ۳/۵ ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد: داؤد احمد منصور مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد: میر محمد الدین (خاوند موصیہ) ربوہ

مسل ۲۳۱۳۹
میں سمیع الحق خان ولد شمس الحق خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد جو اس وقت ۱۳۰/- روپیہ بطور وظیفہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگا نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: سمیع الحق خان ۲-۴۰/۱۲ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔
گواہ شد: سعید الرحمٰن خان موصی ۱۵۶۵۴ کوئٹہ۔ گواہ شد: میاں بشیر احمد صدر جماعت ہزارہ کشتی روڈ۔ کوئٹہ۔

درخواست دعا

میرا بچہ محمد احسن بعمر پونے دو سال جسے میں نے پیدائش ہی سے خدمت دین کے لئے وقف کردیا ہوا ہے آج کل تورکی اور بعض دوسرے عوارض سے بیمار ہے۔ احباب سے اس کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے
(محمد اکرم زعیم مجلس خدام الاحمدیہ کوٹ عبد المالک ضلع شیخوپورہ)

اپنی کارگذاری کی باقاعدہ رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کا فرض ہے:
(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ: فون ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا ابو العطاء صاحبؓ کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں

جماعت احمدیہ کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ غیر معمولی اجلاس خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کی اچانک وفات پر اپنے دلی حزن و ملال اور گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا مرحوم و مغفور کی وفات سے جماعت احمدیہ ایک نامور مبلغ و مجاہد، متبحر عالمِ دین، مفسر، محدث، فقیہہ، متکلم، معلم، مصنف، مناظر، صاحبِ طرز انشاء پرداز اور ایک عابد و زاہد دعا گو بزرگ و خادمِ دین سے محروم ہو گئی ہے۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کو خلفائے عظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راہ نمائی میں قابلِ قدر خدماتِ دینیہ کی توفیق عمر کے آخری لمحات تک ملتی رہی۔ بحیثیت مبلغِ اسلام مرحوم کو بلادِ عربیہ میں غیر مسلم عرب علماء کے ساتھ عربی زبان میں نہایت کامیاب مناظرات و مباحثات کرنے کی توفیق ملتی رہی نیز عربی مجلہ "البشریٰ" کے مدیر کی حیثیت سے بھی آپ نے قابلِ قدر علمی خدمات انجام دیں۔ متحدہ ہندوستان میں بھی آپ نے ہندو و عیسائی مذہبی لیڈروں کے ساتھ بحیثیت خادمِ اسلام و احمدیت ایسے کامیاب مناظرات کئے جن کے نتیجہ میں پورے ملک میں آپ کی علمی برتری کی دھوم مچ گئی۔ آپ کی تصنیفات میں "تفہیماتِ ربانیہ" سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ ماہنامہ "الفرقان" کے ذریعہ آپ کی علمی، ادبی و مذہبی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ حضرت مولانا مرحوم و مغفور کو ۱۹۴۵ء سے ۱۹۷۶ء تک متعدد بار کوئٹہ تشریف لانے اور ایک ایک ماہ قیام فرمانے کے مواقع ملتے رہے۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد چشم دید گواہ ہیں کہ آپ نے اپنے قیامِ کوئٹہ کے دوران ہمیشہ ہمہ وقت پند و وعظ کے ذریعہ جماعت کی تعلیم و تربیت میں بڑا موثر کردار ادا کیا۔ آپ کی تقاریر و خطباتِ جمعہ میں مرکزی نکتہ نظامِ سلسلہ کی پابندی اور بلا چون و چرا خلیفۂ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری ہوتا تھا۔ بہائیوں کے متعلق آپ کی معرکۃ الآراء تصنیف "پانچ مقالے" بھی کوئٹہ میں ہی لکھے اور سنائے گئے تھے۔ ہم سب افراد جماعت ہائے احمدیہ بلوچستان اس سانحہ ارتحال پر جو قومی صدمہ ہے، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تعزیت کرتے اور حضور کی خدمت میں مودبانہ درخواست کرتے ہیں کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم و مغفور کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے تمام پسماندگان پر اپنے فضل نازل فرمائے اور اس صدمہ کو سہنے کے لئے صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

یہ غیر معمولی اجلاس اس جانکاہ صدمہ پر حضرت مولانا مرحوم و مغفور کی اہلیہ صاحبہ، آپ کے تمام بچوں، بچیوں، بھائیوں، بہنوں، دامادوں اور بہنوئیوں و دیگر لواحقین سے دلی تعزیت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے حضرت مولانا مرحوم و مغفور کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے، آپ کو اپنی جنت میں قرب کا اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم و مغفور کے تمام اعزا اور تمام احمدیوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار محمد حنیف امیر جماعت ہائے احمدیہ بلوچستان)

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو حضرت مولانا ابو العطاء صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک و اندوہناک وفات کی خبر سُنکر انتہائی حزن و ملال اور دلی صدمہ ہوا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت قادر الکلام، فصیح البیان، مقرر و مایہ ناز مبلغ اور نامور صحافی ہی نہ تھے بلکہ آپ بڑے قابل، بیدار مغز، ذہین و فہیم و حاضر جواب اور متحمل مزاج، سنجیدہ و بُردبار مشہور مناظر بھی تھے۔ اندرونِ ملک و بیرونِ ملک آپ کی علمی، ادبی، دینی، تبلیغی و تربیتی اور انتظامی قابلیت کا ریکارڈ نہایت درخشندہ و تابندہ ہے۔

آپ کی وفات سے جماعت میں بظاہر ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس خلاء کو محض اپنے خاص فضل سے پورا فرمائے۔ جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ اس سانحہ عظیمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ، آپ کی اولاد اور دیگر تمام افرادِ خاندان سے دلی افسوس و تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ دعا ہے کہ مولا کریم حضرت مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(خاکسار عبد الرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے ڈاکٹر مبشر احمد سولنگی کو ۱۱ مئی ۱۹۷۷ء کو امریکہ میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ بچے کا نام تاشفین احمد رکھا گیا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ اور تمام احمدی بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، باعمر، اقبال مند اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین

(اہلیہ الحاج نذیر احمد صاحب سولنگی دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی عزیزم ظفر احمد ملک آف گڑھی شاہو لاہور کو مورخہ ۹ مئی کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام مظفرہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ ملک نذیر احمد صاحب مرحوم آف لاہور کی پوتی اور ملک نصیر احمد صاحب آف ساہیوال کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(عطیہ محمود اہلیہ محمود احمد ملک نزد مسجد احمدیہ۔ حافظ آباد روڈ۔ گوجرانوالہ)

بجلی کی رَو بار بار بند ہو جانے کا سلسلہ تاحال جاری ہے

ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار بند ہو جانے کا اذیت ناک سلسلہ تاحال جاری ہے بلکہ اس میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے چنانچہ ۱۰ جون بروز جمعہ وقفہ وقفہ سے دن بھر بجلی بند ہوتی رہی۔ ۱۱ جون کو بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔ سخت گرمی کے اِس موسم میں بجلی کی یہ خرابی بہت تکلیف اور پریشانی کا موجب بنتی ہے۔

ہم ایک دفعہ پھر محکمہ بجلی کے ذمہ دار حکام کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اہلِ ربوہ کی اِس دیرینہ تکلیف کا تدارک کرنے کے لئے مناسب کارروائی کریں۔

برائے فوری فروخت

ڈور لیفریجریٹر۔ ایک پورٹیبل ٹائپ رائٹر۔ ایک جومر۔ ایک جیبی کیلکولیٹر بالکل نئے۔

برمکان ڈاکٹر محمد حفیظ خاں۔ الزھرا ۲/۳ دار البرکات

بالمقابل مسجد اقصیٰ ربوہ

خوشخبری

اہالیانِ ربوہ کی سہولت کے لئے

مسجد اقصیٰ روڈ پر سپر ٹیلیویژن اینڈ ٹیپ ریکارڈ کی معیاری ورکشاپ

محمد وسیم کاہلوں

ڈپلومہ یافتہ ۱۹۶۳ء سابق ٹی وی انجنیئر پیرنس ریڈیو ہال روڈ۔ لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) میری بچی مبشرہ ناز کا ۹ جون کو سرگودھا میں اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احبابِ کرام کی خدمت میں مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد المنان ناصر زرگر ولد میاں عبد السلام صاحب زرگر۔ گولبازار۔ ربوہ)

(۲) میرے خالہ زاد بھائی سعید احمد صاحب چک $\frac{93}{6-R}$ ضلع بہاولنگر دو ماہ سے دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے اُن کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد کارکن دفتر منیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴